84 17

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مُباحثات

جمعہ - ۱۳ر جون سنہ ۱۹۷۵ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	نشان زدہ سوالات اور اُنکے جوابات	۲
۱۷	تحریک التواء (پی۔ آئی۔ اے کی افتتاحی پرواز میں بلوچستان پریس کی کم نمائندگی) منجانب مسٹر محمود خان اچکزئی۔	۳
۱۹	اسلامی نظریاتی کونسل کی پہلی سالانہ عبوری رپورٹ کو خصوصی کمیٹی کے سپرد کیا جانا۔	۴

جلد یازدہم — شمارہ چہارم (۴)

مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ میر چاکر خان ڈومکی
۲۔ سردار غوث بخش خان رئیسانی
۳۔ جام میر غلام قادر خان
۴۔ مسٹر محمود خان اچکزئی
۵۔ سردار محمد انور جان کھیتران
۶۔ مولوی محمد حسن شاہ
۷۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی
۸۔ میر قادر بخش بلوچ
۹۔ میر صابر علی بلوچ
۱۰۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۱۱۔ مولوی صالح محمد
۱۲۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی
۱۳۔ میر شیر علی خان نوشیروانی
۱۴۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعہ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۷۵ء

زیر صدارت سردار محمد خان باروزئی اسپیکر

صبح ۱۰ بجے شروع ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از قاری محمد یحییٰ خان کاکڑ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرضِ وَاِن تُبدُوا مَا فِی اَنفُسِکُم اَو تُخفُوہُ یُحَاسِبکُم بِہِ اللّٰہُ فَیَغفِرُ لِمَن یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَن یَّشَآءُ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ ۔ اٰمَنَ الرَّسُولُ بِمَآ اُنزِلَ اِلَیہِ مِن رَّبِّہٖ وَالمُؤمِنُونَ ۔ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَینَ اَحَدٍ مِّن رُّسُلِہٖ ۔ وَقَالُوا سَمِعنَا وَاَطَعنَا غُفرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیکَ المَصِیرُ ؁

(آیت نمبر ۲۸۴ تا ۲۸۵ پارہ ۳ سورۃ البقر)

ترجمہ:- آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے۔ سب اللہ کا ہے، تم اپنے دل کی باتیں خواہ ظاہر کرو، یا چھپاؤ، اللہ ہر حال ان کا حساب تم سے لے لے گا۔ پھر اسے اختیار ہے، جسے چاہے معاف کر دے۔ اور جسے چاہے سزا دے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے۔ جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے۔ اور جو لوگ اس رسول کے ماننے والے ہیں۔ انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں۔ اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی۔

مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔" (وما علینا الا البلاغ)

وقفۂ سوالات

مسٹر اسپیکر۔ مسٹر محمود خان اچکزئی۔

میر قادر بخش بلوچ۔ جناب والا! وہ موجود نہیں ہیں، اگر اجازت ہو تو میں پوچھوں؟

مسٹر اسپیکر۔ ہاں اجازت ہے۔

۱۵٭) مسٹر محمود خان اچکزئی کی طرف سے میر قادر بخش بلوچ۔

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مختلف ڈویژنوں میں آن کے محکمے کے مختلف کاموں کے ریٹ مختلف ہوتے ہیں۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسا کیوں ہے اور ہر ڈویژن میں ان کاموں کے ریٹ کیا ہیں؟

(ج) میڈیکل کالج کوئٹہ میں ہونے والے کام کے Premix کے ریٹ کیا ہیں اور کوئٹہ شہر اور ہوائی اڈے روڈ کے Premix کے ریٹ کیا ہیں؟

(د) اگر (ج) میں مذکور ریٹ میں فرق ہے تو کیوں۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ (میاں سیف اللہ خان پراچہ)

(الف) ریٹ کا انحصار کام کی نوعیت اور اسٹور وغیرہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اِس لئے مختلف ڈویژن میں ریٹ کا مختلف ہونا کام کی نوعیت پر منحصر ہے۔

(ب) جز (الف) میں وجہ بیان کی گئی ہے۔ کام کی نوعیت پر ریٹ کا بہت انحصار ہوتا ہے ممبر موصوف کاموں کی وضاحت کریں کہ ان کی مراد سڑک کے نئے کاموں سے ہے یا مرمت وغیرہ سے۔ یا کہ بلڈنگ کے نئے کاموں سے یا مرمت وغیرہ سے ہے تاکہ جواب دیا جا سکے۔

(ج) میڈیکل کالج کوئٹہ میں پریمکس 2" موٹائی کمبہ پریم کوٹ -/200 روپے سینکڑہ ہے۔ اور ہوائی اڈہ کی سڑک کا پریمکس $2\frac{1}{2}$" سے 3" تک 525 روپے فی سینکڑہ ہے۔

(د) ریٹ میں فرق مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر ہے۔

(۱) میڈیکل کالج کا ریٹ 2" موٹائی پریمکس کا ہے۔ جبکہ ہوائی اڈے کے پریمکس کا ریٹ $2\frac{1}{2}$" موٹائی سے 3" موٹائی کا ہے۔

(2) میڈیکل کالج کے کام کی نوعیت مختلف ہے کیونکہ میڈیکل کالج کے کام میں اور بہت سے آئیٹم علاوہ پریمکس کے شامل ہیں۔ اور ہوائی اڈہ کے کام میں وہ شامل نہیں ہیں۔ تاہم ہوائی اڈہ کے ریٹ کی چھان بین ہو رہی ہے۔ اور زیادہ ریٹ ثابت ہونے پر متعلقہ آفیسر کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔ تاہم ہوائی اڈے کا ریٹ پریمکس کا بولان میڈیکل کالج کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ جس کی چھان بین کی جا رہی ہے اور متعلقہ افسر محمد اللہ پٹھان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

میر قادر بخش بلوچ - ضمنی سوال۔ بولان میڈیکل کالج کے CONSULTENTS کون ہیں۔؟

وزیر تعمیرات و مواصلات - جہانتک بولان میڈیکل کالج کے CONSULTANTS کا تعلق ہے۔ یہ ایک مختلف سوال ہے۔ اگر آپ وقت دیں تو میں آپ کو بتا سکوں گا۔

میر قادر بخش بلوچ - ضمنی سوال: آپ یہ بتائیں کہ کیا آپ میڈیکل کالج میں ہونے والے کام کی رفتار سے مطمئن ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - میں نے آج بھی اور اس سے پہلے بھی سکریٹری تعمیرات و مواصلات سے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں خود ہی تحقیقات کر کے مجھے اسکے کام کی رپورٹ دیں۔ اور چونکہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے اس محکمہ کا چارج ۵ مئی کو لیا ہے اس لئے اس میں کچھ وقت لگے گا۔ جب سکریٹری صاحب کام کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کریں گے تو میں بتا سکوں گا کہ

کام تسلی بخش ہو رہا ہے یا نہیں۔

میر قادر بخش بلوچ۔ ضمنی سوال: میڈیکل کالج کو شروع ہوئے تین سال ہو گئے لیکن ابھی تک زمین بھی ہموار نہیں ہوئی ہے کیا وجہ ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ میڈیکل کالج کے متعلق ایک خاص کمیٹی بنائی گئی ہے جسکے چیئرمین ایڈیشنل چیف سیکرٹری ترقیات راجہ احمد خان ہیں اور ممبران میں کمشنر منصوبہ بندی و ترقیات سیکرٹری مالیات، سیکرٹری صحت اور سیکرٹری مواصلات و تعمیرات ہیں۔ یہ کمیٹی حکومت کے احکامات کے مطابق کام کر رہی ہے۔ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات سے کام کی کارکردگی کے متعلق رپورٹ ملنے کے بعد مزید کارروائی کریں گے۔

میر قادر بخش بلوچ۔ ضمنی سوال: بولان میڈیکل کالج کے کام میں ٹھیکدار کتنے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ سارے نام تو میں نہیں بتا سکتا۔ البتہ ان میں سے ایک ملک میر حسن ہیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ ضمنی سوال: میڈیکل کالج کے کام کی نوعیت مختلف ہے کیونکہ میڈیکل کالج کے کام میں اور بہت سے آئیٹم علاوہ بریکس کے شامل ہیں تو اسکے باوجود کہ اس میں اور بھی آئیٹم شامل ہیں اسکا خرچ دوسو روپے فی سینکڑہ ہے جبکہ ہوائی اڈے کے کام کیلئے جس میں کوئی دوسرا آئیٹم شامل نہیں ہے ڈھائی انچ سے تین انچ تک ۲۲۵ روپیہ فی سینکڑہ ہے تو یہ فرق کیوں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب اسپیکر! ہمارے خان صاحب دیر سے آئے ہیں لیکن جیسا کہ آپ نے دیکھا ہم چاہتے تھے کہ انکو موقع ملے چنانچہ ان کی طرف سے دوسرے ممبر صاحب نے سوال پوچھا ہے اور میں جواب دے چکا تھا لیکن اس وقت ممبر صاحب

یہاں نہیں تھے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی - اگر جواب دے دیا ہے تو بیٹھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - جواب تو میں نے دے دیا ہے لیکن اب یہ بھی بتا دوں کہ اسکی تحقیقات ہو رہی ہے اور قانون کے مطابق اسکے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔ آپ تو کہتے ہیں کہ زیادہ فرق ہے لیکن مجھے تو یہ بہت ہی زیادہ محسوس ہو رہا ہے تو تحقیقات کرنے کے بعد جو قانون میں گنجائش ہو گی اسی کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

میر صابر علی بلوچ - ضمنی سوال: جواب میں بتایا گیا ہے کہ ہوائی اڈے کے ریسٹ کی چھان بین ہو رہی ہے اور زیادہ ریٹ ثابت ہونے پر متعلقہ آفیسر کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ تو میری معلومات کے مطابق اسکو شاید معطل کر دیا گیا تھا یا برخواست کر دیا گیا تھا تو کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ برخواست کرنے کے بعد اسکو دوبارہ بلایا گیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - اسکی پوزیشن یہ ہے کہ ہائی کورٹ سے مسٹر انور پٹھان نے حکم امتناعی لے لیا ہے اور ہمارے ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل جو کہ محکمہ قانون کے ڈپٹی سیکریٹری بھی ہیں نے اس پر بات چیت کی تھی اور ہم نے ان سے کہا ہے کہ وہ ہائی کورٹ میں ہماری طرف سے درخواست دیں کہ حکم امتناعی واپس لیا جائے کیونکہ ان کے خلاف اور بھی الزامات ہیں جنکا قانون کے مطابق ہم ایکشن لینا چاہتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ شاید یہ مسئلہ ہائی کورٹ میں ۱۶ تاریخ کو پیش ہو رہا ہے تو کوشش تو یہی کی جا رہی ہے کہ ہائی کورٹ اپنا حکم امتناعی واپس لے لے اور اگر ایسا ہو گیا تو اسکے بعد قانون کے مطابق انشاء اللہ تیز رفتاری کے ساتھ ایکشن لیا جائے گا۔

مسٹر محمود خان اچکزئی - اس آدمی کے ساتھ اور بھی تین آدمی معطل ہوئے تھے تو کیا وہ بھی ہائی کورٹ کا حکم امتناعی لئے ہوئے ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ ان کے پاس ہائی کورٹ کا حکم امتناعی نہیں ہے اور ان میں سے ایک ، کے ، ڈی بلوچ ہیں ، ایک مسٹر جلیل ہیں اور ایک شاید مسٹر فضل آغا ہیں اور یہ تینوں آجکل معطل ہیں اور اسکے لئے ایک اسپیشل انکوائری آفیسر معز الدین کو مقرر کیا ہوا ہے جو کہ انکے خلاف تحقیقات کر رہا ہے۔ محکمہ چارج شیٹ جاری کر رہا ہے اور ایک ایکسین کی چارج شیٹ تو میں نے خود دیکھی ہے وہ چارج شیٹ محکمہ قانون کو بھیجیں گے اور وہاں سے درستگی کرنے کے بعد یہ چارج شیٹ تحقیقاتی آفیسر کو بھیجی جائے گی اور اسکے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

تو میں اپنے معزز ممبران کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ صحیح طریقے سے کام کیا جائے گا۔ اور اُن کو بھی موقع دیا جائے گا کہ وہ قانون کے مطابق اپنا بچاؤ کر سکیں پھر ان کے خلاف جو ثبوت مہیا ہوگا۔ اسکو مدنظر رکھتے ہوئے قانون کے مطابق سختی کی جائے گی۔

مسٹر اسپیکر۔ اب اگلا سوال پوچھیئے۔

×١٦٧۔ مسٹر محمود خان اچکزئی۔ کیا وزیر تعمیرات و مواصلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ محکمہ بی اینڈ آر کو اپنے اسٹوروں کے لئے انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کی وساطت سے سامان خریدنا پڑتا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ محکمہ بی اینڈ آر کے ایک ایگزیکٹیو انجنیئر نے ٧٤-١٩٧٣ء میں انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کو مطلع کئے بغیر تقریباً پچاس لاکھ روپے کا سامان خریدا تھا ؟

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو

(١) اس ایگزیکٹیو انجنیئر کا نام کیا ہے ؟

(٢) کیا اس سودے کے متعلق اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے تھے ؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کس کس اخبار میں اور کب اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

(٣) اگر مندرجہ بالا سامان کے متعلق باقاعدہ ٹینڈر طلب کئے گئے تھے تو کامیاب ٹھیکیداروں کے نام و سکونت اور اُن کے ریٹ کیا تھے ؟

(٤) اگر ٹینڈر طلب نہیں کئے گئے تھے تو پھر جس آدمی کے ذریعے یہ سودا ہوا اس کا نام و سکونت

کیا ہے اور اس کے ریٹ کیا تھے ؟

(ج) اگر (ب) کا جواب نفی میں ہے تو کیا یہ صحیح ہے کہ مالی سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں محکمہ بی اینڈ آر نے تارکول اور لوہا منگوایا تھا ؟

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کا ٹھیکہ کس شخص کو دیا گیا تھا۔ اور اس نے کتنی مالیت کا سامان سپلائی کیا اور کیا اسکا ٹینڈر ہوا تھا؟ اگر نہیں تو کیوں اور وہ سامان اب کہاں ہے ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات۔

(الف) یہ طریقہ پہلے کا تھا لیکن موجودہ احکامات اس ضمن میں حکومت کے یہ ہیں کہ جو سامان وفاقی حکومت کے اُن کارخانوں میں تیار ہوتا ہے۔ جس کو وفاقی حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔

وہ سامان ہر محکمہ بغیر انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے خرید سکتا ہے۔ کیونکہ ان کارخانوں کے سامان کے نرخ وفاقی حکومت مقرر کرتی ہے۔ گورنر بلوچستان کو چٹھی نمبری اینڈ ڈی۔ آر او ڈبلیو ۱-۲۸۲/۷۳-۱۶۶، مورخہ ۸-۱-۷۴ء کی رو سے محکمہ یہ اسٹور خریدنے کا مجاز ہے۔

From:- The Secretary,
Government of Baluchistan,
Communication & Works Department,
Quetta.

To:-
1. All the Executive Engineers, C&W Department (Baluchistan)
2. The Section Officer (Technical) C&W Department, Quetta
3. The Budget & Account officer, C&W Department , Quetta.
4. The Section Officer (Admn) C&W Department Quetta.
5. Head of sections (Local).
6. The Chief Draftsman, C&W Department, Quetta

No.S.C&W/12-42/111-30/P-I, Dated Quetta, the 14-1-1974.

Subject:- THIRD ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME PROGRESS REVIEW MEETING.

.....____....

A copy of letter No.P&D-ROW-1-282/73-166 dated 8-1-1974 alongwith extract copy from the Minutes of the meeting held in the Governors House on 27-12-1973

to review the progress of development schemes. Action may please be taken on the points relating to your Devision/ Section as desired in the above cited letter.

Sd/-
(Rahim khan Zarkoon)
Section officer (Tech:)
for Secretary to Govt: of Baluchi -chistan,
Communication & Works Department
Quetta

D.A/ as below.

Copy of letter No. P&D-ROW-1-282/73-166 dated 8.1.1974 from Research Officer, Planning & Development Department, Govt:of Baluchistan, Quetta addressed to this office and others.

Subject:- THIRD ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME PROGRESS REVIEW MEETING.

Sir,

I am directed to enclosed a copy of the minutes of the meeting held in the governor House on 27.12.1973 to review the progress of the development schem schemes. Action may kindly be taken on the points relating to your department under intimation to this office.

MINUTES OF THE 3RD PROGRESS REVIEW MEETING HELD IN THE GOVERNOR'S HOUSE ON 27. 12. 1973.

3. The procedural delays arising from non-completion of formalities i.e administrative approvals/ technical sanctions have now been rectified. The following remedial action is being taken/proposed to overcome the structural and organizational constraints holding back the progress,

1) The total ADO has been revised up to Rs.21.17 crore with an operational short-fall of Rs.3.17 crore.
2) Because of the short period available, the departments have been allowed to start with a much larger programme especially in physical Planning and Housing Sector, so that the current year's allocation is fully utilised even if the completion of some buildings is carried over to thr next financial year.

4) The C&W Department has been asked to contract suppliers and to ascertain delivery period/latest price in case of road rollers and other equipment required immediately. Once they complete this exercise, request for each foreign exchange would be sent for these item also.

8) It has been decided to change the specification for primary schools and rural dispensary from 'Kacha' to 'Pacca' construction. Funds have been provided in the revised ADP accordingly.

Secretary Industries other secretaries.

9) Governor approved the proposal that administrative Depts should directly purchase standardised items from nationalised industries without recourse to indenting through Industries Department.

Secretary C&W Department.

13) The acquisition of site for Assembly Building should be expedited and the defence authorities be requested to clear the case immediately.

14) The payment of Rs. 10,000 to Mr. S.S. Nagi, for sketch/preliminary design of the Assembly Building was approved.

15) An architect should be appointed immediately for the Baluchistan House at Islamabad.

16) The total remuneration to architect/ Consultants for the Bolan Medical College should be subject to a ceiling of Rs.25.00 lacs irrespective of the final cost of Construction.

17) The Governor approved the following sites for construction A-type bungalows in the Lytton Road-Anscomb Road area :-

Location	No. of Plots
i) 42- Anscomb Road	2
ii) Back portion of 50-Lytton Road.	2
iii) Annexe of 41-Anscomb Road.	1
iv) Open plot behindspeaker's residence	1

18) The decisions to defer the construction of taftan-Bartagzai section of the RCD Highway in the current year was confirmed.

19) C&W Department should draw up a programme for construction of shingle roads in the Province. A block allocation of Rs.50.00lacs should be provided in the revised ADP for this purpose.

20) The C&W Department should immediately issue a short tender notice (10days) to ascertain the latest prices and delivery dates for the list of road building equipment to be import against each foreign exchange

(ب) ہاں درست ہے کہ محکمہ نے موجودہ طریقہ کار کے تحت تارکول سیمنٹ اور لوہا خریدا ہے۔ جو کہ وفاقی حکومت کی تحویل میں کارخانے ہیں۔

(۱) مسٹر محمد انور پٹھان۔

(۲) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے۔ اخبارات میں مشتہر کرنے کی ضرورت نہیں ہوئی۔ چونکہ نرخ وفاقی حکومت کے مقرر کردہ ہیں۔

(۳) طریقہ کار جز الف میں دیا گیا ہے۔ اس لئے ٹینڈر یا ٹھیکیداروں کے نام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۴) سامان گورنمنٹ کے فرم سے خریدا گیا۔ کسی ٹھیکیدار سے نہیں۔

(ج) ہاں یہ درست ہے۔

(د) سامان گورنمنٹ فرم سے لیا گیا ہے۔ ٹھیکیداروں سے نہیں خریدا گیا اور گورنمنٹ کے کاموں میں استعمال کیا گیا۔ اور استعمال ہو رہا ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ ضمنی سوال: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ کس نیشنلائزڈ انڈسٹری سے اسٹیل خریدا گیا ہے۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ اگر ممبر صاحب کچھ وقت دیں تو میں اس کا جواب آن کو دے دوں گا۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب اس جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ مسٹر انور پٹھان نے جو خریداری کی ہے وہ پچاس لاکھ روپے کی ہے اسکو جائز قرار دیا گیا ہے کیا وزیر موصوف اس سلسلے میں وضاحت کریں گے کہ واقعی وہ اپنی خریداری میں حق بجانب تھے جبکہ انہوں نے محکمہ صنعت و حرفت کو پوچھا تک نہیں تھا۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس کی چھان بین کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حکومت ان چار حضرات کے خلاف تحقیقات کر رہی ہے۔ اور اس میں بھی ہم دیکھیں گے۔ کہ کوئی دھاندلی ہوئی ہے یا نہیں یہ بلوچستان کے مفاد کی چیز ہے جس کو کہ ہم تمام باتوں پر فوقیت دیتے ہیں اس کی بھی تحقیقات کی جائے گی۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ ایک ذمہ دار وزیر کی حیثیت سے آپ کا کیا خیال ہے۔ کہ ایک آدمی کو پچاس لاکھ روپے کے سودے کی خریداری کا اختیار دینا ٹھیک ہے؟

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ اگر آپ مجھے بحیثیت وزیر نہیں بلکہ انفرادی حیثیت سے پوچھیں گے۔ تو میں یہ کہونگا کہ یہ ایک بہت بڑا آئیٹم ہے ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر ہمیں قانون کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے کہ آیا قانون میں انجینئر کو اتنے اختیارات دیئے گئے ہیں یا نہیں اور اگر ایسا ہے تو ان اختیارات کو تبدیل کیا جائے گا۔ جیسا کہ ہم نے کچھ پابندیاں لگائی ہیں اور لگانے جائیں گے۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ ویسے مجھے نیا نوٹس دینا چاہیئے تھا لیکن چونکہ یہ معاملہ ایک خاصی اہمیت کا حامل ہے لہذا میں وزیر متعلقہ سے دریافت کرونگا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو آپ کے محکمے میں رشوت خور عناصر کی سرپرستی کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کے محکمے میں وہ پھر چلے آئیں۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ کیسا ضمنی سوال ہے؟ یہ تو بالکل نیا سوال ہے۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ.........

مسٹر اسپیکر۔ آپ ایک نیا سوال دے دیں اور اس سوال سے متعلق اگر آپ کے پاس کوئی ضمنی سوال ہے تو آپ ضرور کریں۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ........

مسٹر اسپیکر۔ جب آپ کو احساس ہے تو پھر اس قسم کا سوال نہیں کرنا چاہیئے

(قطع کلامیاں)

وزیراعلیٰ۔ (جام میر غلام قادر خان) ۔ اس سلسلے میں اگر کوئی فرد ایسے لوگوں کی حمایت کرنے کے لئے آیا تو اس فرد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی ۔

(تالیاں)

مسٹر اسپیکر۔ جام صاحب انہوں نے سوال ہی نہیں کیا ۔
مسٹر محمود خان دوسرا سوال پوچھیں ۔

***۱۷۔ مسٹر محمود خان اچکزئی ۔** کیا وزیر تعمیرات و مواصلات از راہ کرم بتائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ کوئٹہ شہر سے ہوائی اڈے تک جانیوالی سڑک کو چوڑا بنایا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مرمت بھی ہو رہی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو

(۱) اس سڑک پر خرچ کا تخمینہ کیا ہے اور ایک میل پر اوسط خرچ کیا آئے گا

(۲) کیا اس کام کے لئے باقاعدہ ٹینڈر طلب کئے گئے تھے ؟ اگر ہاں تو کامیاب ٹھیکیدار کا نام، پورا پتہ اور کام کے لئے اس کا ریٹ کیا تھا ؟

(۳) اس کام کا ٹھیکہ کس انجنیئر نے منظور کیا اور کیا ٹھیکیدار انجنیئر مذکور کا رشتہ دار تھا ۔

(۴) کیا یہ صحیح ہے کہ قواعد کے مطابق کوئی بھی سرکاری آفیسر اپنے رشتہ داروں کو کہیں بھی کام نہیں دے سکتا ؟

(۵) کیا یہ صحیح ہے کہ جس ٹھیکیدار کو جس ریٹ پر ٹھیکہ دیا گیا وہ بغیر تشہیر کے دیا گیا ۔ جو کہ حکومت کی پالیسی اور قواعد کے خلاف ہے ۔

(۶) اگر (۳) کا جواب اثبات میں تو اس طرح ٹھیکہ دینے کا جواز کیا ہے ۔ اور حکومت نے افسر متعلقہ کے خلاف کیا کارروائی کی یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔

(الف) یہ درست ہے کہ کوئٹہ چمن روڈ ہوائی اڈے تک سڑک کو دونوں طرف سے چوڑا کیا جا رہا ہے

اور ساتھ ساتھ مرمت بھی ہو رہی ہے ۔

(ب) (۱) خرچ کا تخمینہ ۳۲ لاکھ روپے ہے۔ اور ایک میل پر تقریباً ۲ لاکھ روپے آئیگا۔ جو ۱۲ فٹ چوڑائی میل پر ہے ۔

(۲) اس کام کے لئے باقاعدہ ٹینڈر طلب کئے گئے تھے اور محمد حسن مندوخیل طوغی روڈ کوئٹہ کا ریٹ ۲۲۵ فیصد اور جو باقی ٹھیکیداروں سے کم تھا۔ جس کو ٹھیکہ دیا گیا ہے ۔

(۳) اس کام کے ٹینڈر محمد انور پٹھان نے کئے اور اس کی سفارش پر ٹھیکہ چیف انجنیئر نے منظور کیا تھا۔ اور محمد حسن مندوخیل ٹھیکیدار کا انور پٹھان ایجنسی سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔ اور کسی اور ایجنسی سے بھی رشتہ نہیں ہے ۔

(۴) ہاں یہ درست ہے ۔

(۵) ٹینڈر کو باقاعدہ بذریعہ نوٹس مشتہر کیا گیا ہے ۔

(۶) آفیسر متعلقہ کے خلاف چھان بین کی جارہی ہے ۔ اور قصور وار ثابت ہونے پر حسب قواعد ضروری کارروائی کی جائے گی ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ اگر معزز ممبر کو مزید تفصیلات درکار ہیں تو میں آپ سے گزارش کرونگا کہ مجھے کچھ وقت دیں تاکہ میں معلومات فراہم کر کے تبلا دوں ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا! اس میں یہ فرمایا گیا ہے ۔ کہ تین لاکھ روپے ایک میل پر خرچ آتا ہے اس سڑک کی چوڑائی ۱۲ فٹ ہے اور کل لمبائی ۲ میل ہے لیکن اس پر خرچ بتیس لاکھ روپے آئے ہیں یہ چوڑائی چھ فٹ اس طرف اور چھ فٹ دوسری طرف بڑھائی گئی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک میل پر گیارہ لاکھ روپے خرچ آئے ہیں تو یہاں پر انہوں نے تین لاکھ روپے خرچ کس طرح لکھا ہے ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ میلا نہ زیادہ ہے جناب اس میں ایسا تو نہیں ہو سکتا ہے۔ اور جو باقی کاموں تفصیلات اگر آپ کو چاہیئے تو ہم آپ کو فراہم کر دیں گے ۔ اور یہ کہنا کہ صرف تین میل کام ہوا ہے جبکہ . . . .

(آپس میں باتیں)

اس سلسلے میں میں غلط بیانی سے کام نہیں لونگا۔ میں خود اس کام میں دلچسپی رکھتا ہوں جیسا کہ میں نے پہلے سوال میں جواب دیا ہے۔ مسٹر اسپیکر کہ یہ معاملہ ہائی کورٹ کے زیر سماعت ہے ہمیں اس کا لحاظ ہے اور ہمیں اس کا احترام کرنا ہے اور اسکا ہر ایک کو احترام کرنا ضروری ہے اور جیسے ہی ان کا حکم امتناعی واپس ہوگا۔ ہمارے قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا! کام صرف تین میل پر ہوا ہے۔ اور اس حساب سے فی میل پر خرچ گیارہ لاکھ روپے آیا ہے اور ہمارے محمود صاحب نے جتنے سوالات کئے ہیں ان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ صرف انور پٹھان کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ لیکن اس پر کسی قسم کی محکمانہ کارروائی نہیں کی گئی بلکہ انہیں برخواست کیا گیا ہے۔ آپ کو چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ اُن کو معطل کرتے اور اسکے خلاف انکوائری کرتے تاکہ ہمیں پتہ چلتا کہ کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا؟

مسٹر اسپیکر۔ وہ تو انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ ہائی کورٹ جیسے ہی اپنا حکم امتناعی واپس لیتی ہے تو اس پر محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔ اور اس سلسلے میں یہ حکم واپس لینے کے لئے درخواست دیدی ہے کیونکہ ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف کوئی کارروائی کرنا توہین عدالت ہوتی ہے۔

میر صابر علی بلوچ۔ اگر اس نے رٹ کی ہے تو اس سلسلہ میں ہماری گورنمنٹ کی طرف سے کچھ نہ کچھ ہوا ہوگا۔ کہ اسے کچھ کرنے کا موقع ملا۔

(آپس میں باتیں)

قائد ایوان۔ (جام میر غلام قادر خان) اس نے جو رٹ کی تھی وہ پہلے کی تھی بعد میں نہیں اب جیسا کہ اندازہ کیا جا رہا ہے کہ یہ رٹ تو ہائی کورٹ میں پہلے سے ہی موجود تھی۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ کیا وزیر صاحب کو یہ علم ہے کہ مسمی انور پٹھان کا پہلا ریکارڈ بھی ٹھیک نہیں تھا؟

مسٹر اسپیکر۔ پرانا ریکارڈ کیا ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ جناب والا! میں سمجھ رہا ہوں اور معزز ممبر کو جواب بھی دینا چاہتا ہوں آپ اس سلسلے میں نیا نوٹس دیں میں پوری تحقیقات کر رہا ہوں اور آپ کے سوال پوچھنے کا جو مقصد ہے انشاء اللہ اس پر پوری کارروائی کی جائے گی۔ اور اگر ابھی چاہتے ہیں تو اسپیکر صاحب کے وساطت سے ابھی اس . . . .

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ جناب والا! اس کو یوں کر لیتے ہیں کہ جب پٹھان معطل ہوا تو اسکی معطلی کی کونسی بار تھی ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ کیا چیز ؟

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ انور پٹھان کتنی بار معطل ہو چکا ہے۔ اور آخری بار جب وہ معطل ہوا تو اسکی کتنی بار کی معطلی تھی۔

(آپس میں باتیں)

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ اس بارے میں میں آپ کو اس وقت نہیں بتا سکتا بعد میں بتاؤنگا۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ میں نے ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ کیا وزیر صاحب کو علم ہے کہ اس روڈ جو ٹینڈر ہوا جو کہ آپ نے بتایا ہے کہ فلاں ٹھیکدار کو ملا ہے۔ تو اس سے پہلے بہت کم ریٹ پر ایک آدمی کو مل چکا تھا۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ جناب اسپیکر! اگرچہ میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے کہ میں ہر سوال

کے متعلق یہ کہہ سکتا ہوں کہ تازہ نوٹس دیا جائے۔ تاہم میں کوشش کرتا ہوں کہ اس فقرہ کو استعمال کرنے سے گریز کروں لیکن جب آپ اتنی تفصیل پوچھتے ہیں تو مجبوراً مجھے کہنا پڑتا ہے کہ ....

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ کیا آپ کو علم ہے کہ اس ٹھیکدار سے پہلے بھی ایک آدمی نے ٹینڈر دیئے تھے اور وہ کم ریٹ کے تھے کیا یہ صحیح ہے ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ میرے علم میں نہیں ہے اس سلسلہ میں ہم تحقیقات کر رہے ہیں ۔ شاید آپ کے علم میں ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اگلا سوال ۔

۱۴۸*۔ مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ کیا وزیر تعمیرات و مواصلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے ؟ کہ

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ کوئٹہ شہر سے ہوائی اڈے تک جانے والی سڑک کی توسیع اور مرمت کا کام ۷۵-۱۹۷۴ء کے دوران ہوا ہے ۔؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو

(۱) اس سڑک کی مرمت و توسیع کے کام پر کل کتنا خرچ آیا اور اسطرح فی میل خرچ کیا ہوا ۔؟

(۲) کیا بلوچستان میں کبھی بھی سڑک پر فی میل اتنا خرچ آیا ہے ؟ اگر ہاں تو کس روڈ پر اور اگر نہیں تو پھر اس روڈ پر فی میل اتنا خرچ کیسے آیا ؟ اور کیوں ؟ مفصل بیان کریں ؟

(۳) یہ سڑک ۷۵-۱۹۷۴ء کے اے ۔ ڈی ۔ پی میں شامل نہیں تھی ۔ مگر اس پر کام ۷۵-۱۹۷۴ء میں ہوا کیوں ؟ اس سڑک کی کس کی منظوری سے ۷۵-۱۹۷۴ء میں مرمت کی گئی اور یہ منظوری کیوں دی گئی ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔

(الف) ہاں درست ہے ۔

(ب) جواب اثبات میں ہے ۔

(۱) اس سڑک کی مرمت و توسیع پر کل خرچ ۳۲ لاکھ روپیہ آیا ہے ۔ اور اس طرح فی میل ۱۲ فٹ چوڑی سڑک کا

خرچ ۳ لاکھ روپیہ ہوا ہے۔

(۲) آجکل کے ریٹ کے حساب سے ایک میل کا خرچہ پانچ لاکھ روپیہ آتا ہے۔ اور اس سڑک پر ۱۲ افٹ چوڑی کا سڑک کے حساب سے خرچ ۳ لاکھ روپیہ آتا ہے۔

(۳) یہ درست ہے کہ ۷۵-۱۹۷۴ء کے ، اے ڈی پی میں یہ سڑک شامل نہیں تھی لیکن اس سڑک پر وی، آئی، پی اور دوسری اہم شخصیتوں کی آمدورفت اور زیادہ ٹریفک کی وجہ سے اس سڑک کو چوڑا کرنا ضروری تھا۔ اس کام کے لئے چیف انجینئر نے غیر ترقیاتی فنڈ سے رقم مہیا کی۔ اس سڑک کی منظوری چیف انجینئر تعمیرات و مواصلات نے دی تھی۔ اور وزیر متعلقہ کی ہدایت کے مطابق منظوری ہوئی تھی۔

(وقفہ سوالات ختم ہوا)

تحریک التواء

مسٹر اسپیکر۔ مسٹر محمود خان کی طرف سے ایک تحریک التواء کا نوٹس ہے۔ جیسے وہ پڑھیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ جناب والا! میں مندرجہ ذیل فوری پبلک اہمیت کے حامل معاملہ کے سلسلہ میں تحریک التواء پیش کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی کو روک کر اس پر بحث کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ :۔

"پی، آئی، اے۔ کی دو افتتاحی پروازیں مورخہ ۱۷ جون ۱۹۷۵ء کو برائے کوپن ہیگن اور یکم جولائی ۱۹۷۵ء برائے نیویارک جا رہی ہیں جس میں صوبہ بلوچستان کے پریس کے صرف چار ایڈیٹرز کو کوپن ہیگن کی پرواز میں شامل کیا گیا ہے۔ جبکہ نیویارک کی پرواز میں بلوچستان پریس کی کوئی نمائندگی نہیں۔ ادھر دوسرے صوبوں میں سے ایک سو سے زائد پریس کے نمائندے ان پروازوں میں جا رہے ہیں جس کی وجہ سے بلوچستان کے صوبہ کی حق تلفی ہوئی ہے اور پریس میں بے چینی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ انکی نمائندگی دوسرے صوبوں کے مقابلے میں آٹے میں نمک کے برابر ہے۔"

وزیر اعلیٰ - جناب! میں اسکی مخالفت کرتا ہوں -
جناب والا! مجھے تعجب ہے کہ معزز ممبر اسمبلی کے اچھے اور سمجھدار رکن ہیں اور انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ قواعد کی رو سے جب بجٹ اجلاس ہوا کرتا ہے تو اسمیں میں کوئی تحریک التواء پیش نہیں کی جا سکتی - .
دوسری بات یہ ہے کہ اسکا تعلق صوبائی حکومت سے نہیں ہے بلکہ یہ مرکز سے متعلق ہے اور پھر پی آئی اے ایک خودمختار ادارہ ہے اسلئے میری گزارش ہے کہ یہ تحریک التواء آؤٹ آف آرڈر ہے -

مسٹر محمود خان اچکزئی - جام صاحب آپ اختلاف برائے اختلاف نہ کریں۔ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ بلوچستان سے صرف ۴ آدمی جا رہے ہیں جبکہ انکی تعداد زیادہ ہونی چاہیئے تھی - آپ اختلاف کیوں کر رہے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ - میں واضح کر چکا ہوں کہ جہاں تک تحریک التواء پیش ہونے کا تعلق ہے تو بجٹ کے اجلاس کے دوران کوئی تحریک التواء پیش نہیں ہو سکتی۔

میر صابر علی بلوچ - جام صاحب یقین دہانی کروائیں آخر مسئلہ کا کوئی حل تو ہوگا ؟

مسٹر اسپیکر - وہ کونسا طریقہ ہو سکتا ہے جسکے ذریعے آپ جام سے زبردستی یقین دہانی مانگتے ہیں ؟ وہ تو ہاؤس میں کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں۔ اگر وہ اسکی یقین دہانی دے سکتے ہیں تو وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور دے سکتے ہیں -

<u>Leader of the House</u>:- Sir, If the Honourable Member desires, then although the matter does not pertain to us, but we can try to recommend the case to ......

<u>Mr. Speaker</u>:- You can still try and...........

Leader of the House :-But, not within the purview of the adjournment motion, because it is out of order.
(interruptions)

مسٹر اسپیکر - تو گویا آپ کو assurance مل گئی ہے so you do not press

مسٹر محمود خان اچکزئی - ٹھیک ہے جی۔

مسٹر اسپیکر - Not pressed.

اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ عبوری رپورٹ برائے سال ۷۵-۱۹۷۴ء

اب ہمارے آج کے ایجنڈا کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل کی پہلی سالانہ عبوری رپورٹ پر غور و خوض ہوگا۔

قائد ایوان - جناب والا! میں اس سلسلہ میں درخواست کرونگا کہ چونکہ یہ بڑا ضروری اور اہم مسئلہ ہے اسلئے اسکو ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ وہ اس پر مزید غور و خوض کے بعد دوبارہ اس ایوان کے سامنے پیش کرے۔

مسٹر اسپیکر - کونسی کمیٹی؟

قائد ایوان - جناب! خاص کمیٹی

مسٹر اسپیکر - اس کے لئے تو آپ کو باقاعدہ تحریک پیش کرنی ہوگی۔ جس میں خاص کمیٹی کے ممبران کے نام تجویز کئے جائیں گے۔

میر قادر بخش بلوچ - جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں اس کے متعلق کچھ عرض کروں؟

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ مخالفت میں بولیں گے ؟ مگر آپ سے پہلے تو جام صاحب تحریک پیش کر رہے ہیں کہ اس رپورٹ کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

میر صابر علی بلوچ۔ But Sir, some suggestion can be given

یہ تو study کے لئے تھی ۔ اور اس پر بحث ہونی ہے ۔ مولوی صاحبان بھی بیٹھے ہوئے ہیں ۔

(مداخلتیں)

مسٹر اسپیکر۔ واقعی یہ ہے تو discussion کے لئے ....

وزیر مالیات۔ (سردار غوث بخش رئیسانی) جناب ! میں درخواست کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی پانچ منٹ کے لئے ملتوی کر دی جائے ۔ تاکہ ہم اس معاملہ پر کوئی موقف اختیار کر سکیں .....

مسٹر اسپیکر۔ ٹھیک ہے ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کی کارروائی ۱۰ بجکر ۳۵ منٹ پر دس منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(اجلاس کی کارروائی دوبارہ زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر میر قادر بخش بلوچ ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر شروع ہوئی)

وزیر اعلیٰ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ عبوری رپورٹ برائے سال ۷۴۔۱۹۷۵ء کو حسب ذیل کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو اپنی رپورٹ ایک ہفتہ میں پیش کرے ۔

۱۔ مولوی محمد حسن شاہ (چیئرمین)
۲۔ مولوی صالح محمد (ممبر)
۳۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی (ممبر)
۴۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی (ممبر)
۵۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی (ممبر)

کورم تین ممبران پر مشتمل ہوگا ۔

ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ عبوری رپورٹ برائے سال ۱۹۷۵-۷۴ء کو حسب ذیل کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو اپنی رپورٹ ایک ہفتہ میں پیش کرے ۔

۱۔ مولوی محمد حسن شاہ (چیئرمین)
۲۔ مولوی صالح محمد (ممبر)
۳۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی (ممبر)
۴۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی (ممبر)
۵۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی (ممبر)

کورم تین ممبران پر مشتمل ہوگا ۔

(تحریک منظور ہوئی)

ڈپٹی اسپیکر: اب اجلاس کی کارروائی بروز دوشنبہ مورخہ ۱۶ جون ۱۹۷۵ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی ۱۰ بجکر ۵۷ منٹ پر دوشنبہ ۱۶ جون ۱۹۷۵ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)